

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 3 اکتوبر 1958

کمشنر آف انکم ٹیکس، مدھیہ پردیش اینڈ بھوپال

بنام

میسرز ویاس اور دوتی والا

(وینٹارامائز، گیندرگڈ کر اور اے کے سرکار جسٹس صاحبان)

انکم ٹیکس-کپڑے کی تقسیم کی اسکیم کی مالی اعانت کرنے والے تشخیص کار-منافع، اگر مشخص الیہ کو جمع ہوتا ہے۔ منافع کو خیراتی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کا معاہدہ۔ اس طرح کے منافع، اگر ٹیکس مستثنیٰ ہیں۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (XD، سال 1922)، دفعہ 4 (3) (i-a)۔

امراوتی کے ڈپٹی کمشنر نے معیاری کپڑے کی تقسیم کے لیے ایک اسکیم تیار کی۔ مشخص الیہ نے بغیر کسی سود کے اسکیم کی مالی اعانت کرنے پر رضامندی ظاہر کی اور انہیں سرمایہ کار اور تقسیم کار مقرر کیا گیا۔ حکومت کی طرف سے ملوں کو کپڑے کے آرڈر دیے گئے تھے اور کپڑا مل کی سابقہ قیمت کے  $6 \frac{1}{4}$  فیصد کے ساتھ مل کی قیمت ادا کرنے پر مشخص الیہ کو پہنچایا گیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے اسکیم کو چلانے کے عارضی اخراجات کے لیے مشخص الیہ کو ایکس مل قیمت کا  $4 \frac{1}{2}$  فیصد ادا کیا۔ مشخص الیہ نے تحصیلداروں کے بذریعہ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے مقرر کردہ قیمتوں پر کپڑا تقسیم کیا اور ڈپٹی کمشنر تحصیلداروں سے وصول ہونے والی فروخت کی آمدنی کے لیے مشخص الیہ کے ذمہ دار تھے۔ فروخت کی آمدنی میں سے ڈپٹی کمشنر نے جو کچھ بھی انہوں نے کپڑے پر پیش کیا تھا اسے مشخص الیہ کو ادا کیا۔ اسکیم سے حاصل ہونے والے منافع کو ایسے خیراتی مقاصد کے لیے استعمال کرنے پر اتفاق کیا گیا جس کا فیصلہ ڈپٹی کمشنر کرے۔ مشخص الیہ نے دعویٰ کیا کہ آمدنی ان کی آمدنی نہیں ہے اور اسے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 4 (3) (i-a) کے تحت ٹیکس مستثنیٰ ہے۔

قرار پایا گیا کہ منافع وہ آمدنی تھی جو مشخص الیہ کو جمع ہوتی تھی۔ تشخیص کرنے والوں نے اسکیم پر کام کیا اور اس طرح کے کام سے منافع حاصل ہوا۔ ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول کی حقیقت مشخص الیہ کے ذریعہ اسکیم کے کام کو ان کے ذریعہ چلائے جانے والے کاروبار سے نہیں روک سکی۔ قرار داد کی توضیحات کہ ڈپٹی کمشنر تحصیلداروں کی طرف سے ان سے واجب الادا قیمت کی ادائیگی کی ضمانت دیتا ہے، اور یہ کہ منافع ڈپٹی کمشنر کے ذریعے طے شدہ خیراتی کاموں کے لیے وقف کیا جائے گا اور دفعہ 4(3)(i-a) کے تحت چھوٹ کے دعوے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مشخص الیہ کاروبار کے مالک ہیں۔

مزید قرار پایا گیا کہ منافع کو دفعہ 4(3)(i-a) کے تحت ٹیکس مستثنیٰ نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ کاروبار کسی مذہبی یا خیراتی ادارے کی جانب سے نہیں کیا گیا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 222، سال 1956۔

مسک میں سابق ناگپور عدالت عالیہ کے 8 دسمبر 1953 کے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ دیوانی مقدمہ نمبر 55، سال 1950۔

اپیل گزار کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دفتری، کے کے راجگوپال شاستری، آرا تچ دھراور ڈی گپتا۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

13.1958 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سرکار نے سنایا۔

سرکار جسٹس۔ یہ ناگپور میں عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے لائی گئی اپیل ہے، جو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک حوالہ پردی گئی ہے۔ یہ اپیل انکم ٹیکس کمشنر، مدھیہ پردیش اور بھوپال کی طرف سے کی گئی ہے۔ جواب دہندگان تشخیص کرنے والے ویاس اور دوتی والا ہیں۔ جواب دہندگان اس اپیل میں پیش نہیں ہوئے ہیں۔ ہم فی الحال حقائق بیان کریں گے لیکن ایسا کرنے سے پہلے، ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ متعلقہ تخمینہ کاری کے سال 1945-46 اور 1946-47 تھے۔ اگرچہ ان سالوں کے سلسلے میں تخمینہ کاری کے دو الگ الگ احکامات تھے، لیکن بالآخر جب وہ اپیل ٹریبونل کے سامنے آئے تو انہیں ایک اپیل میں ضم کر دیا گیا۔ ہمارے سامنے اپیل بھی اسی طرح ان دونوں تخمینہ کاری سالوں سے متعلق ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جولائی 1943 میں یاس کے آس پاس جب کپڑے کے بارے میں کافی دشواری محسوس کی جا رہی تھی، ڈپٹی کمشنر امراتوی نے اس دشواری کو حل کرنے کے لیے ایک اسکیم تیار کی۔ اس اسکیم کے تحت کشن لال ویاس اور ایڈولجی فریمبجی دوتی والا نامی ایک فرم، جسے ان کارروائیوں میں دوتی والا کہا گیا ہے، نے کوئی سود یا منافع وصول کیے بغیر اسکیم کی مالی اعانت کرنے کا کام شروع کیا اور انہیں سرمایہ کار کے طور پر مقرر کیا گیا اور امراتوی کے قصبے اور کیمپ اور اندرونی علاقوں کے کچھ علاقوں کے لیے معیاری کپڑا نامی مختلف قسم کے کپڑے تقسیم کرنے والے بھی مقرر کیے گئے۔ اسکیم کی مختلف تفصیلات بیان کرنا ضروری نہیں ہے اور یہ بتانا کافی ہو گا کہ ویاس اور دوتی والا، جو متعلقہ افراد کی انجمن کے طور پر مشخص الیہ ہیں، نے امپیریل بینک آف انڈیا میں ان کے ذریعے چلائے جانے والے کھاتے کو کھولنے پر اتفاق کیا جس میں سے کپڑے کی خریداری کے لیے مالی اعانت فراہم کی جانی تھی۔ کپڑوں کے آرڈر حکومت کی طرف سے ملوں کو دیے جانے تھے اور کپڑوں کی کھیپ آنے پر، مشخص الیہ کو ڈپٹی کمشنر، امراتوی کو کھیپ کی قیمت سابق مل کی قیمت کے  $1/4$  فیصد کے ساتھ ادا کرنی تھی۔ اس کے بعد کھیپ کو کھولا جاتا تھا اور اس کے مواد کی جانچ پڑتال مشخص الیہ اور عہدیداروں کے ذریعے کی جاتی تھی اور اس کی رسید دینے پر مشخص الیہ کو پہنچایا جاتا تھا۔ ڈپٹی کمشنر اسکیم کو چلانے کے عارضی اخراجات کے لیے مذکورہ بالا رقم میں سے سابق مل کی قیمت کا  $1/2$  فیصد مشخص الیہ کو ادا کرے گا۔ اسکیم میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ عارضی اخراجات سابق مل کی قیمت کے 3 فیصد سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ مشخص الیہ کے ہاتھوں میں آنے والا کپڑا امراتوی قصبے میں تقسیم کیا جاتا تھا اور ایک دکان کے بذریعہ کیمپ لگانا تھا جسے مشخص الیہ کھولتے تھے اور متعلقہ علاقے کے اندرونی حصوں میں تحصیلداروں کے بذریعہ ان کے ماتحت پاٹل ہوتے تھے۔ تقسیم کے انتظام کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکمل طور پر ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول میں ہو گا جس نے تحصیلداروں سے وصول ہونے والی فروخت کی آمدنی کے لیے خود کو مشخص الیہ کے سامنے ذمہ دار ٹھہرایا۔ ڈپٹی کمشنر کو اس قیمت کا فیصلہ کرنا تھا جس کے لیے کپڑا صارفین کو فروخت کیا جاتا تھا اور وہ افراد بھی جو کپڑا خریدنے کے حقدار تھے۔ فروخت کی آمدنی میں سے ڈپٹی کمشنر کو مشخص الیہ کو وہ سب کچھ ادا کرنا تھا جو انہوں نے کپڑے کی وجہ سے پیش کیا تھا۔ اس اسکیم میں سب سے اہم تو ضعیف پیرا گراف 14 ہے درج ذیل بیان کی گئی ہے۔

اسکیم سے حاصل ہونے والے منافع کو ایسے خیراتی مقاصد کے لیے ڈپٹی استعمال کیا جائے گا جس کا فیصلہ کمشنر اسکیم کی نگرانی کے لیے مقرر کردہ مشاورتی کمیٹی کے مشورے سے کرے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشخص الیہ کے کھاتوں میں تشخیصی سال 1945-46 کے لیے 34,737 روپے اور تشخیصی سال 1946-47 کے لیے 17,682 روپے اسکیم کو چلانے میں حاصل ہونے والے منافع کے تخمینہ کاری پر دکھائے گئے ہیں۔ انکم ٹیکس افسر نے اس طرح کمائے گئے منافع پر ٹیکس لگانے

کے لیے مشخص الیہ کا مشخصہ۔ اس افسر کی طرف سے دیئے گئے تخمینہ کاری کے احکامات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے سامنے تخمینہ کاری کے خلاف مشخص الیہ کی طرف سے زور دیا گیا واحد نقطہ یہ تھا کہ آمدنی کو بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 4(3)(i-a) کے تحت ٹیکس مستثنیٰ تھا۔ افسر نے اس دلیل کو خارج کر دیا۔ تشخیص کرنے والے ایپلٹ اسٹنٹ کمشنر کے سامنے این اپیل میں گئے، جن کے سامنے یہی دلیل دہرائی گئی دکھائی دیتی ہے۔ ایپلٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے حکم کی تصدیق کی۔ اس کے بعد مشخص الیہ نے ایپلٹ ٹریبونل میں اپیل کی۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ مشخص الیہ نے انکم ٹیکس افسر کے سامنے تخمینہ کاری پر دو بنیادوں پر اعتراض کیا تھا، یعنی یہ کہ آمدنی مشخص الیہ کی آمدنی نہیں تھی اور یہ کہ آمدنی 8 کے تحت ٹیکس مستثنیٰ تھی۔ 4(3)(i-a)، جیسا کہ 22 جنوری 1947 کے ان کے خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان میں سے صرف ایک کو اس افسر نے نمٹا تھا، جیسا کہ اس کے حکم سے ظاہر ہوتا ہے جس کا پہلے حوالہ دیا گیا تھا۔ ایپلٹ ٹریبونل نے مشخص الیہ کی اس دلیل سے اتفاق کیا کہ وہ منافع پر ٹیکس لگانے کے ذمہ دار نہیں ہیں کیونکہ یہ ان کی آمدنی نہیں ہے۔ ٹریبونل کا خیال تھا کہ یہ اسکیم ڈپٹی کمشنر کی اسکیم ہے اور مکمل طور پر اس کے کنٹرول میں ہے؛ کہ اس اسکیم کو انجام دینے کے لیے مشخص الیہ محض مالیاتی کار اور ڈپٹی کمشنر کے ماتحت مینجر بھی ہوتے ہیں اور مشخص الیہ صرف اسکیم کو انجام دینے میں مدد کرتے ہیں۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اس طرح کے کام کے نتیجے میں ہونے والے منافع نہ تو ان کے تھے اور نہ ہی ان کی آمدنی کی نمائندگی کرتے تھے اور مشخص الیہ کا اس پر انکم ٹیکس سے مشخصہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اس معاملے کے پیش نظر ٹریبونل نے تخمینہ کاری کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا۔

اس کے بعد ریونیو حکام کی درخواست پر ٹریبونل نے ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت درج ذیل سوال عدالت عالیہ کو بھیج دیا:

چاہے اس معاملے کے حقائق پر میسرز کو کوئی آمدنی حاصل ہوئی ہو۔ ویاس اور دوتی والا معیاری کپڑے کی تقسیم کی اسکیم میں خود کو سرمایہ کار کے طور پر منسلک کرنے کے نتیجے میں؛ اور، اگر ایسا ہے تو، کیا اس طرح کی آمدنی ان کے ہاتھ میں قابل تشخیص تھی۔ اس حوالے پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922، یعنی دفعہ 4 میں چارجنگ دفعہ کے تحت، ریونیو حکام کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ مشخص الیہ نے متعلقہ مدت کے دوران اسکیم سے آمدنی یا منافع حاصل کیا ہے یا اسے حاصل کیا ہے۔ اس نے موقف اختیار کیا کہ مشخص الیہ کو اصل میں ایسی کوئی آمدنی موصول نہیں ہوئی تھی اور مزید یہ کہ اس دفعہ میں "موصول ہونے والا سمجھا جاتا ہے" کا بیان محاورہ صرف ایکٹ کی توضیحات کے مطابق سمجھا جاتا ہے، اور ریونیو حکام کی جانب سے ایکٹ کی ایسی کسی بھی دفعات پر انحصار نہیں کیا گیا تھا۔ معاملے کے اس تناظر میں عدالت عالیہ نے بنائے گئے سوال کا منفی جواب دیا۔

فاضل سالیسیٹر جنرل کا دعویٰ ہے کہ عدالت عالیہ اصل سوال کی تعریف کرنے میں ناکام رہی۔ ان کا کہنا ہے کہ سوال یہ نہیں تھا کہ آیا آمدنی موصول ہوئی تھی یا موصول ہونے والی سمجھی گئی تھی بلکہ یہ تھا کہ آیا آمدنی جمع ہوئی تھی اور فیصلہ کرنے کا نقطہ یہ تھا، جیسا کہ ٹریبونل کے فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آیا منافع مشخص الیہ کی آمدنی سے تشکیل پاتا ہے۔ ہم عدالت عالیہ کے فیصلے کی اس تنقید سے متفق ہیں۔

تیار کردہ سوال سے پیدا ہونے والے نکتے پر، ہم سوچتے ہیں کہ ٹریبونل غلط ہو گیا۔ یہ تنازعہ نہیں ہے کہ مشخص الیہ نے اسکیم پر کام کیا اور اس طرح کے کام سے منافع حاصل ہوا جیسا کہ تخمینہ کاری کے احکامات میں پایا جاتا ہے۔ ٹریبونل نے سوچا کہ چونکہ اسکیم مکمل طور پر ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول میں تھی، اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مشخص الیہ نے اسکیم کو چلا کر کاروبار کیا ہے۔ ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہیں کہ ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول کی حقیقت مشخص الیہ کے ذریعہ اسکیم کے کام کو ان کے ذریعہ چلائے جانے والے کاروبار سے روک سکتی ہے۔ ہمارے خیال میں، یہ صرف اس بات پر آتا ہے کہ مشخص الیہ نے ایک خاص انداز میں کاروبار کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ یہ حقیقت کہ ڈپٹی کمشنر نے تحصیلداروں کی طرف سے مشخص الیہ کو واجب الادا قیمت کی ادائیگی کی ضمانت دی ہے، اس بات کی نشاندہی کرے گی کہ مشخص الیہ کو کاروبار کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا کہ اگر ایسی کوئی ضمانت نہ ہوتی تو تحصیلداروں کی طرف سے اپنے واجبات کی ادائیگی میں ناکامی کی وجہ سے ہونے والا نقصان مشخص الیہ کو برداشت کرنا پڑتا۔ دوبارہ، مشخص الیہ کی طرف سے دفعہ 4(3)(i-a) کے تحت چھوٹ کا دعویٰ، متبادل میں ہو سکتا ہے، اس وقت تک پیدا نہیں ہو گا جب تک کہ مشخص الیہ کاروبار نہ کر رہے ہوں۔ آخر میں، اسکیم کا پیرا 14 جو ہم نے پہلے متعین کیا ہے، واضح طور پر اسکیم کے نتیجے میں ہونے والے منافع پر غور کرتا ہے۔ یہ شق کہ منافع کو خیراتی کاموں کے لیے وقف کیا جائے گا جس کا فیصلہ ڈپٹی کمشنر کرے گا، اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ اس کے بغیر منافع کو مشخص الیہ استعمال کر سکتے تھے۔ منافع مشخص الیہ کا تھا اور اس لیے اس قرارداد کی ضرورت تھی تاکہ مشخص الیہ کو انہیں خیراتی کاموں پر خرچ کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔ اگر، جیسا کہ ٹریبونل کا خیال تھا، منافع حکومت کا تھا، تو حکومت کو خیراتی کاموں پر خرچ کیے جانے والے منافع کی فراہمی کی کوئی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ اگر حکومت ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی، تو وہ اس طرح کی فراہمی کے بغیر کر سکتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسکیم کے کام کرنے سے منافع حاصل ہوا اور پیرا گراف 14 کے علاوہ اس طرح کے منافع بلاشبہ مشخص الیہ کے تھے۔ اگر وہ پیرا گراف 14 کے ذریعے منافع کو خیراتی کاموں کے لیے وقف کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، تو یہ ان کا کاروبار تھا؛ ان کے ذریعے حاصل ہونے والے منافع سے ان کا کردار تبدیل نہیں ہو گا اور مشخص الیہ کی آمدنی ختم نہیں ہوگی کیونکہ وہ اپنی آمدنی کو خیراتی کاموں کے لیے وقف کرنے پر راضی ہو گئے تھے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسکیم میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ مشخص الیہ نے اسکیم کے تحت تقسیم کے کام پر کوئی منافع نہ کمانے کا عہد کیا تھا؛ انہوں نے صرف

کوئی سود یا منافع حاصل کیے بغیر اسکیم کی مالی اعانت کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ مزید برآں چونکہ مشنض الیہ نے اصل میں منافع کمایا ہے، اس لیے وہ اس پرنیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں چاہے وہ کوئی منافع نہ کمانے پر راضی ہوں یا نہیں۔ ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ یہ مشنض الیہ کا معاملہ نہیں ہے کہ انہیں کسی خیراتی ادارے کے منافع کی ادائیگی کے لیے بنایا گیا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر ہم سمجھتے ہیں کہ منافع مشنض الیہ کا منافع تھا اور وہ ان پرنیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

دفعہ 4(3)(i-a) کے تحت استثنیٰ کے لیے مشنض الیہ کے دعوے کے حوالے سے، وہ واضح طور پر کسی کے بھی حقدار نہیں ہیں۔ تشخیص کاروں کے اس دعوے کو نیچے دی گئی کسی بھی عدالت نے قبول نہیں کیا ہے۔ دفعہ 4(3)(i-a) کا اطلاق کسی مذہبی اور خیراتی ادارے کی جانب سے کیے جانے والے کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی پر ہوتا ہے جب آمدنی کا اطلاق صرف ادارے کے مقصد پر ہوتا ہے اور کاروبار فراہم کردہ طریقے سے جاری رہتا ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ یہ اسکیم، جسے کاروبار سمجھا جاتا ہے، کسی مذہبی یا خیراتی ادارے کی جانب سے نہیں چلائی گئی تھی۔ ایک بار جب یہ فرض کر لیا جائے کہ مشنض الیہ نے منافع کمایا ہے، تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ وہ اسے کس طرح استعمال کرتے ہیں۔

نتیجے میں، ہم تیار کردہ سوال کے دونوں حصوں کا جواب ہاں میں دیں گے۔ ہمارا ماننا ہے کہ منافع وہ آمدنی تھی جو مشنض الیہ کو جمع ہوتی تھی اور ایسی آمدنی انکم ٹیکس کے قابل ہوتی ہے اور اسے دفعہ 4(3)(i-a) کے تحت ٹیکس مستثنیٰ نہیں ہے۔ یہاں اور اس سے نیچے کے اخراجات کے ساتھ اپیل کو منظور کیا جاتا ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔